حضرت بلالؓ کا نام و نسب

از ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب چغتائی پروفیسر دکن کالج پونہ

اس میں کسی کو کلام نہیں کہ بلالؓ موذن رسول اللہ صلعم حبشی النسل تھے جیسا کہ نبی صلعم نے خود فرمایا ہے

بلالؓ سابقۃ الحبشۃ [1] — بلالؓ حبشہ کا پیشرو ہے

جس سے آپ کے حبشی النسل ہونے میں کسی کو شک و شبہ نہیں رہتا اور یہ بھی متفق علیہ امر ہے کہ آپؓ کے والد ماجد کا اسم گرامی رباح تھا مگر افسوس ہے کہ اس کے بعد آپ کے اجداد وغیرہ کے اسماء باوجود ممکن تلاش کے نہیں ملے۔ حضور صلعم کے ان متذکرہ الفاظ کے ایک یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ آپ اہلِ حبش میں سے دائرۂ اسلام میں آنے والے اول ہیں۔ کتب[2] انساب میں آپ کا ذکر لفظ "حبش" کے ماتحت ملتا ہے مگر سمعانی نے آپ کو کوش بن حام بن نوحؑ کی اولاد سے بیان کیا ہے اور یہ ایک بدیہی امر ہے کہ حضرت نوحؑ کی اولاد میں سے کوش نے ملک حبشہ میں سکونت اختیار کی تھی جنھوں نے اس کے گردونواح کو آباد کیا تھا۔ بادشاہ نجاشی حبشہ کی طرف سے جو اصحاب جنگ احد میں حاضر ہوئے تھے اور لڑائی سے باز رہے ان کے متعلق حضرت عمرؓ بن الخطاب نے فرمایا یہ تمام لوگ بوجہ بلال قبیلہ خثعم میں ہیں اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بلالؓ خثعمی[3] ہیں یہ مسلمہ امر ہے کہ حضرت عمرؓ عرب بھر میں انساب کے علم میں فوقیت رکھتے تھے اس لئے آپ کا یہ فرمانا ضرور کسی

---

[1] طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۱۶۲۔ [2] سمعانی کتاب الانساب ص ۱۵۴ مقدسی کتاب الانساب ص ۲۶ دونوں میں الفاظ الحبش اور الحبشی کے تحت مفصل بحث کی ہے۔ کتاب المؤتلف والمختلف از ابو محمد عبدالغنی بن سعید بن علی متوفی ۴۰۹ھ میں حَبشی، حُبشی اور خثعمی ان تینوں کو مترادف بیان کیا ہے اور سمعانی نے بھی اس کا حوالہ دیا ہے [3] فتوح البلدان میں بلاذری (ص ۴۵۵ مطبوعہ مصر) نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ حبشہ کے مہاجرین میں سے جو لوگ جنگِ اُحد میں حاضر ہوئے تھے حضرت عمرؓ نے ان کے لئے چار ہزار سالانہ مقرر کر دیئے تھے۔

دلیل پر مبنی تھا۔ اہل سیر[۵۱] اس پر بھی متفق ہیں کہ "خثعم" انساب یمن میں سے ہے۔ ابن قتیبہ نے حضرت بلالؓ کی جائے پیدائش کا نام یمن میں قریہ سراۃ بیان کیا ہے۔ یہ معلوم ہے کہ یمن اور حبشہ کے قدیمی تعلقات تھے[۵۲]۔ کتب انساب میں خثعم حبشہ کا ایک قبیلہ بیان کیا گیا ہے غالباً یہی وجہ تھی کہ حضرت عمرؓ نے اصحاب نجاشی کو حضرت بلال کی وجہ سے قبیلہ خثعم میں شمار کیا ہے۔

ازرقی نے اخبار[۵۳] مکہ میں ابوالولید سے نقل کیا ہے کہ حضرت بلال بن رباح اور ان کے بھائی کجیل بن رباح بنی سباق میں عبدالدار سے یتیم رہ گئے تھے اور ان کے والد نے مرتے وقت امیہ بن خلف کے لئے وصیت کی تھی کہ میری اولاد ان کو دیدی جائے چنانچہ یہی وجہ تھی کہ بلالؓ اس کے قبضہ میں آئے اور یہی آپ کو اسلام لانے پر عذاب دیتا تھا۔ آپ[۵۴] کی والدہ کا نام حمامہ تھا جو حبشی کنیز تھیں غرضکہ آپ آباؤ اجداد ہی غلام ہی چلے آئے تھے آپ حبشی تھے اور آپ کی ماں بھی مشرف باسلام ہو چکی تھیں[۵۵]۔

عام طور پر اصحاب سیر آپ کو مع آپ کی کنیت کے یوں لکھتے ہیں:۔ ابوعبداللہ یا ابوعمر یا ابوعبدالکریم بلال بن رباح القرشی التیمی"

آپ کے اس نام و نسب میں آپ کی قبل اسلام زندگی کو ہرگز دخل نہیں ہے حالانکہ آپ کی ابتدا مکہ کے مشہور و معروف خاندان امیہ بن خلف میں غلامی سے ہوئی۔ اس کی خاص وجہ اسلام کا ثقافتی اثر ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اسلام مطابق حدیث نبوی:۔

الاسلام یجُبُّ ما قبلہ " عہد جاہلیت کی تمام باتوں کو نیست و نابود کر دیتا ہے"۔

---

۵۱ الفہرست ابن ندیم ص۱۴۳ مطبوعہ مصر۔ کتاب المعارف ابن قتبہ ص۷۶ مطبوعہ مصر۔ روض الانف از امام سہیلی ص۲۰۶

۵۲ ابن قیتبہ کتاب المعارف ص۲۷۸ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ الفیل میں جو واقعہ اصحاب فیل کے نام سے مشہور ہے وہ حبشہ کے قدیم بادشاہ کے متعلق ہے جس نے کعبہ کو ہدم کرنے کے لئے ہاتھی ارسال کئے تھے اور اللہ تعالی نے ان کو پرندوں سے ہلاک کروادیا تھا اور اسی زمانہ میں حضور صلعم پیدا ہوئے تھے۔ ۵۳ اخبار مکہ (مطبوعہ یورپ) ص۱۹۳ ۵۴ ولیم میور (سیرت النبی) ص۵۸

۵۵ مستدرک حاکم (مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن) ص۲۸۲/۳ میں یہ روایت محمد بن اسحاق سے مروی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کے آبا و اجداد کے شجرۂ نسب پر کوئی روشنی نہیں پڑتی اس سے بڑھکر یہ کہ آزاد کردہ غلاموں کے لئے صحیح روایت میں آیا ہے:۔

مولی القوم منھم — قوم کے آزاد کردہ غلاموں کا شمار اسی قوم میں ہوگا

چنانچہ یہی انسب تھا کہ وہ حسب دستور اسلام اپنے آقا یعنی حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ کے ساتھ جنھوں نے آپ کو غلامی سے آزاد کیا تھا منسوب ہونے کے باعث قرشی و تیمی کھلائیں جسے اہل سیر نے بالاتفاق درج کیا ہے۔ غرضکہ یہ آپ پر اس معبود حقیقی کی رحمت تھی کہ آپ نے کفار مکہ کی اذیتوں کے باوجود اسلام ہی کو پسند کیا اور اسلام ہی کی برکت سے غلامی سے نکلکر فخر انساب عرب یعنی حضرت ابوبکر الصدیقؓ سے منسوب ہوئے بعضوں نے آپ کا پورا نام یوں بھی درج کیا ہے[۵۱] ابو عبداللہ یا ابو عمر یا ابو الکریم بلال بن رباح الختمی الحبشی القرشی التیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آپ کا حلیہ | نہایت سرو قد قوی جوان تھے لیکن جثہ نحیف تھا اور خدوخال حبشیوں کے سے تھے موٹے موٹے ہونٹ، سرخ آنکھیں، بال گھنگروالے، اگرچہ بعض حروف کا تلفظ صاف نہ کرسکتے تھے۔ آواز پھر بھی بلند اور موثر تھی، یہی وجہ تھی کہ اذان دیتے تو لوگوں کے دل دہل جاتے ؎

ہی تازہ آج تک وہ نوائے جگر گداز — صدیوں سے سن رہا ہے جسے گوش چرخ پیر

گویا قدرت نے آپ کو پیدا ہی اس دینی خدمت کے لئے کیا تھا اور اسی مناسبت سے آپ کو اس کے لئے درد اور اس کی ادائگی عطا کی تھی کہ سننے والے وجد میں آجاتے تھے ؎

اذان اول ترے عشق کا ترانہ بنی — نماز اس کے نظارہ کا اک بہانہ بنی

آپ کے بھائی | آپ کے بھائیوں کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ ازرقی کی متذکرہ بالا روایت کے مطابق آپ کے بھائی کا نام کحیل بن رباح تھا لیکن بعد کی تمام کتب رجال میں خالد بن رباح ملتا ہے[۵۱] اور بعض

---

[۵۱] استیعاب ص۱۶۰ و تجرید اسماء ابن اثیر ص۱۶۰ و اصابہ ابن حجر عسقلانی ص۹۷۔

کو خالد کے متبنّیٰ بھائی ہونے میں بھی تردد ہے[۵۱] لیکن کثرت اسی طرف ہے کہ آپ کے بھائی کا نام خالد تھا اگر ان روایات کو تسلیم کرلیں تو آپ کے بھائی دو ہوتے ہیں کعیل اور خالد واللہ اعلم بالصواب۔ حضرت بلالؓ نے ان میں سے ایک کی سفارش کرکے عرب میں شادی کرادی تھی حافظ ابن عبدالبر اندلسی نے اپنی کتاب استیعاب میں بیان کیا ہے کہ آپ کے بھائی خالد سے کوئی روایت نہیں ملتی۔[۵۲]

آپ کی بہن | عرب میں مردوں کی طرح عورتیں بھی زر خرید لونڈیاں ہوتی تھیں اور ان کو بھی بعض امراء اسی طرح خرید کر آزاد کردیتے تھے چنانچہ بلالؓ کی بہن کا نام عفرہ بنت رباح تھا اور یہ عمرو بن عبداللہ کی آزاد کردہ تھیں۔[۵۳]

حضرت بلالؓ کے اسلامی بھائی | جب صحابۂ کرام نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو حضور صلعم نے تقریباً تمام صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم کیا تاکہ ان سے وحشت غربت نکل جائے اس کے بجائے ان میں موانست قائم ہو جائے اور آپس میں رشتہ الفت مضبوط ہو جائے ویسے یہ بھی تھا کہ عرب لوگ قدیم زمانہ سے اپنے اپنے خاندان کے تحت میں الگ الگ گروہ کی صورت میں چلے آتے تھے۔ ان میں ان کے سردار ہوتے تھے جو بادشاہ کا حکم رکھتے تھے لیکن اسلام کو ایک اپنا گروہ یا برادری الگ قائم کرنی تھی اور سب کو ایک مرکز پر لانا مقصود تھا۔

انما المومنون اخوۃ — مومن بھائی ہیں۔

کے مطابق ضروری تھا کہ وہ برادری کے قدیم و قبیح رسوم کو مٹا کر اسلام کی روز افزوں ترقی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہوں جس کے اندر بہت سے فلسفیانہ راز مضمر تھے چنانچہ مسلمان ایک دائرہ میں مجتمع ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

واولوا الارحام بعضھم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ — اور قرابت والے ایک دوسرے سے لگاؤ رکھتے ہیں اللہ کے حکم سے۔

---

[۵۱] اصابہ ج ۲ ص ۸۹۔ [۵۲] استیعاب ج ۱ ص ۵۸ و ۵۹۔ [۵۳] استیعاب ج ۱ ص ۵۸ و ۵۹۔

غرضکہ تمام مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو بھائی سمجھنے لگے اور حضرت بلالؓ کے اسلامی بھائی ابورویحہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور عبید بن الحارث وغیرہ تھے۔ ۱ه

آپ کی اولاد | آپ کی اولاد کے متعلق عام طور پر اہل سیر خاموش ہیں۔ البتہ ابن جبیر نے اپنے سفرنامہ میں مسجد نبوی اور روضہ مطہرہ کی تفصیل کے تحت میں لکھا ہے کہ وہاں بلال موذن رسول اللہ کی اولاد کا قبہ ہے۔ ۲ه

میمون بن مہران کا بیان ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ نے اپنے لڑکے سے کہا دیکھو دروازہ پر کون ہے ابھی ایک آدمی نے کھانسا ہے۔ جواب ملا وہ غالباً حضرت بلالؓ موذن رسول اللہ صلعم کے بیٹے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو کوئی مسلمانوں کے کسی کام کے لئے والی بنایا گیا پھر اس نے لوگوں سے حجاب کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے روز قیامت میں حجاب کرے گا۔" جس پر آپ نے حاجب کو مکان پر رہنے کی ہدایت کی۔ ۳ه

وضاحت سے آپ کی اولاد کے حالات کہیں نہیں ملتے مگر ابن اثیر نے اپنی تاریخ کبیر (کامل) میں چھٹی صدی ہجری کے ماتحت خاتمہ میں بیان کیا ہے کہ ابوسعید بلال بن عبدالرحمٰن بن شریح بن عمر بن احمد از اولاد بلال بن رباح موذن رسول اللہ صلعم کا انتقال سمرقند میں ہوا۔ ۴ه

ابن اثیر کے اس بیان سے واضح ہے کہ آپ کی اولاد دور دراز تک پہنچی اور پھیلی مگر کسی نے ان کے حالات کو قلمبند نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ حالات کم ملتے ہیں۔

۱ه سیرۃ ابن ہشام ص۳۴۵ (مطبوعہ یورپ) حضرت بلالؓ کی حقیقی محبت برائے ابورویحہ محض اس ایک واقعہ سے واضح ہے کہ جب حضرت عمرؓ شام تشریف لے گئے تو بلال حضرت عمرؓ سے خاص درخواست کرکے ابورویحہ کے ہمراہ رہنے لگے اس کو مفصل اور جگہ بیان کیا جائیگا۔ (ابن سعد ص۱۶۶ ج۳)۔ ۲ه سفرنامہ ابن جبیر مطبوعہ یورپ ص۱۹۴

۳ه نہایت الارب نویری مطبوعہ مصر ص۹ ج۶۔ ۴ه ابن اثیر کامل ص۲۷ ج۸ مطبوعہ مصر۔